بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم چہار شنبہ

جلد ۳۰ | ۱۸ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ھش | ۲ ماہ صفر ۱۳۶۱ھ | ۱۸ ماہ فروری ۱۹۴۲ء | نمبر ۴۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ھش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد اور نزلہ کی شکایت ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی طبیعت گزشتہ شب نسبتاً اچھی رہی۔ نیند بھی آ گئی۔ آج خدا تعالے کے فضل سے بخار اور درد میں کمی ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے سب عوارض میں قدرے تخفیف ہے۔ اب یہ تشخیص یقینی سمجھی جاتی ہے۔ کہ جگر کو سردی لگنے سے معدہ ماؤف ہو کر خون بہا ہے۔ احباب بالالتزام پوری صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

۱۴ فروری کو مولوی ابوالعطاء صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے اپنے بھائی مولوی عبدالغفور صاحب سابق مبلغ جاپان کی دعوت ولیمہ میں بہت سے اصحاب کو مدعو کیا۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے بھی شمولیت فرمائی۔ اور دعا کی۔

مولوی محمد علی صاحب کی دُرشت کلامی اور ”پیغام صلح“ کی خاموشی

”پیغام صلح“ نے جب حال میں اس ادعا کے ساتھ کہ ”جماعت لاہور قادیانی پارٹی کے ساتھ جھگڑوں میں الجھنے سے گریز کرتی ہے“ نیز یہ کہ ”قادیانی پریس جب غیر مبائعین کے رستہ میں روکاوٹیں پیدا کر دیتا ہے۔ تو ”پیغام صلح“ کو مجبوراً ان روکاوٹوں کو دُور کرنے کے لئے مقابلہ کرنا پڑتا ہے“ لکھا۔ کہ ”قریباً ایک مہینہ سے ”پیغام صلح“ قادیانی پریس کے مقابلہ میں بالکل خاموش ہے“ تو ہمیں بے حد تعجب اور حیرت ہوئی کیونکہ اس ”قریباً ایک مہینہ“ میں ”پیغام صلح“ کے جتنے پرچے بھی شائع ہوئے۔ ان سب میں بہت کچھ لکھا گیا۔ خود مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کی طرف سے اعتراضات کئے گئے چیلنج دیئے گئے۔ اور مطالبات کئے گئے۔ اس پر ہم نے دریافت کیا۔ اگر اسی کا نام ”بالکل خاموش“ رہنا ہے۔ تو پھر عدم خاموشی سے کیا جا سکتا ہے۔

اب اس کا جواب یہ دیا گیا ہے۔ کہ ”الفضل“ نے ”پیغام صلح“ کے گزشتہ ایک مہینہ کے جو اقتباسات پیش کئے ہیں۔ وہ جلسہ سالانہ کی رپورٹ سے لئے گئے ہیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ گزشتہ مہینہ میں ہم نے ایک مضمون بھی جماعت قادیان کو مخاطب کر کے شائع نہیں کیا۔ سوائے ایک فسخ بیعت کے اعلان کے“۔

ذرا ملاحظہ فرمایئے کہ حق پسندی اور راست گفتاری کا کیا ہی شاندار مظاہرہ ہے۔ دعوٰے تو یہ کیا گیا تھا۔ کہ ”قریباً ایک مہینہ سے **پیغام صلح** قادیانی پریس کے مقابلہ میں **بالکل خاموش** ہے۔ لیکن جب یہ ثابت کر دیا گیا۔ کہ ”پیغام صلح“ قطعاً خاموش نہیں رہا۔ اور خاموشی کے متعلق اس کا دعوٰے بالکل غلط ہے۔ تو ارشاد ہوتا ہے۔ کہ بے شک ”پیغام صلح“ ”خاموش نہیں رہا“۔ اس میں وہ مضامین چھپے ہیں۔ جن کے اقتباسات ”الفضل“ نے پیش کئے ہیں۔ لیکن وہ تو ”جلسہ سالانہ کی رپورٹ“ سے لئے گئے ہیں۔ دراصل ”گزشتہ مہینہ میں ہم نے ایک مضمون بھی جماعت قادیان کو مخاطب کر کے شائع نہیں کیا“ پھر ساتھ ہی ایک فسخ بیعت کا اعلان شائع کرنے کا اعتراف بھی کر لیا ہے ایک بھی مضمون شائع نہ کرنے کے ساتھ ایک اعلان کی اشاعت کا اقرار عجیب ستم ظریفی ہے اس ایچاپیچی سے اصل حقیقت بالکل واضح ہے۔ تاہم یہ دریافت کرنا ضروری ہے کہ کیا جلسہ سالانہ کی رپورٹ کوئی الہامی صحیفہ تھا۔ کہ جس کا لگاتار قریباً ایک مہینہ ”پیغام“ میں شائع ہوتے رہنا ضروری تھا۔ اسے روک کیوں نہ دیا گیا۔ پھر سوال ”ہم“ کا نہیں۔ کہ اس نے کوئی مضمون شائع کیا یا نہیں۔

بلکہ یہ ہے۔ کہ ”پیغام“ میں کچھ شائع ہوا یا نہیں۔ کیونکہ دعوٰے ”پیغام“ کے بالکل خاموش رہنے کا کیا گیا تھا۔ نہ کہ ”ہم“ کے خاموش رہنے کا۔ پس ”پیغام“ کا یہ عذر گناہ قطعاً کوئی قیمت نہیں رکھتا۔

پھر ”پیغام“ کے ”ہم“ کی دیانتداری دیکھیئے۔ ۳۰ جنوری ۱۹۴۲ء کے ”پیغام“ میں پیغام پارٹی کو بڑی امن پسند اور صلح جو قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ وہ ”قادیانی پارٹی کے ساتھ جھگڑوں میں الجھنے سے گریز کرتی ہے“ اور ایک مہینہ سے بالکل خاموش رہنے کا ادعا کر کے اپنی خاموشی کی وجہ یہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ ”ہم خاموش ہیں۔ تو صرف اس لئے کیونکہ ہمیں یہ تخریبی آویزش پسند نہیں“۔ لیکن اس سے ایک ہفتہ قبل یعنی ۲۳ جنوری کو مولوی محمد علی صاحب نے منبر پر کھڑے ہو کر جو خطبہ جمعہ پڑھا۔ اس میں حسب معمول نہایت ہی دل آزار پیرایہ اختیار کر کے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور جماعت احمدیہ کے خلاف ”دراختانی“ کی۔ اور اب ”پیغام“ نے ”یزید اور حسین۔ قادیانی اور ہم“ کے عنوان کے ساتھ اسے شائع بھی کر دیا ہے جس کا دُوسرا عنوان یہ رکھا ہے کہ ”سامنے آکر بات کرنے سے میاں صاحب کی گھبراہٹ اور مقابلہ تفسیر کا کھیل“

اس خطبہ میں مولوی صاحب نے جس ”خاموشی“ اور ”تخریبی آویزش سے گریز“ کا ثبوت دیا ہے اس کا کسی قدر اندازہ ان کے ذیل کے الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے۔ اپنے آپ کو حضرت امام حسین اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو نعوذ باللہ ”یزید“ قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں:-

”یزید کا رنگ کہاں نظر آتا ہے۔ اور امام حسین کے رنگ میں کون جماعت رنگین ہے یہ ایک موٹی بات ہے۔ یزید کون ہے۔ جو خلافت پر متمکن ہے۔ کثرت اس کے ساتھ ہے اور دوسری طرف صرف چند لوگ ہیں۔ جو اس خلافت کے دعویدار کی بیعت اس لئے نہیں کرتے۔ کہ وہ اسے اس کا اہل نہیں سمجھتے۔ کیونکہ وہ چالیس کروڑ مسلمانوں کی تکفیر کرتا ہے۔ قادیان سے نکلنا قبول کر لیتے ہیں۔ مگر بیعت نہیں کرتے“ (پیغام ۱۰ فروری)

یہ ایک طویل خطبہ کے چند الفاظ ہیں۔ ان سے جہاں یہ معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اس خطبہ میں نہایت ہی بے دردی سے جماعت احمدیہ کی انتہائی دل آزاری کی گئی ہے۔ وہاں یہ بھی پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی جماعت احمدیہ کے ساتھ الجھنے کے لئے کس طرح بے تاب رہتے ہیں۔ اور ان کا الجھنا کس قدر دل آزار اور رنج افزا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کے اس خطبہ کے بعد ”پیغام“ کا یہ اعلان کرنا کہ ”جماعت احمدیہ لاہور قادیانی پارٹی کے ساتھ جھگڑوں میں الجھنے سے گریز کرتی ہے“ جس قدر مضحکہ خیز ہے اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن ”پیغام“ جس نے قریباً ایک مہینہ بالکل خاموش رہنے کے عرصہ میں مطالبات چیلنج اور اعتراضات شائع کرنے کے بعد یہ کہدیا ہے کہ ان سے اس کی خاموشی قطعاً نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ یہ ”جلسہ سالانہ کی رپورٹ“ کے سلسلہ میں شائع کئے گئے وہ اگر اب یہ کہدے۔ کہ مذکورہ بالا خطبہ جمعہ مولوی محمد علی صاحب نے پڑھا۔ اور ”پیغام“ میں چھپ بھی گیا۔ لیکن ”ہم“ نے تو ایک مضمون بھی جماعت قادیان کو مخاطب کر کے شائع نہیں کیا“ تو کوئی اس کا کیا بگاڑ سکتا ہے۔

مجلس مشاورت ۱۹۴۲ء سے قبل جماعتیں اپنا تدریجی بجٹ پورا کریں

جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس سال پھر ان جماعتوں کے نام مجلس مشاورت میں پڑھ کر سنائے جائیں گے۔ جن کا لازمی چندوں (یعنی چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ) کا تدریجی بجٹ آخر فروری ۱۹۴۲ء تک پورا نہ ہوا ہوگا۔ لہذا جماعتہائے احمدیہ کے عہدہ داران مال کی خدمت میں التماس کی جاتی ہے۔ کہ ابھی سے پوری جدوجہد سے کام لے کر ۲۸ فروری ۱۹۴۲ء تک اپنی اپنی جماعت کا تدریجی بجٹ دس ماہ کا پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تا ان کی جماعت سو فی صدی بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں میں شامل ہو سکے۔

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے چندہ جلسہ سالانہ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء سے لازمی قرار دیا جا چکا ہے۔ اور اس چندہ کا ہر موصی وغیر موصی کے لئے باشرح ادا کرنا اسی طرح لازمی ہے جس طرح چندہ عام یا حصہ آمد کا۔ پس عہدہ داران کو چاہیئے۔ کہ اپنی جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ بھی پوری جدوجہد سے وصول کریں۔ (ناظر بیت المال)

احمدی خواتین کی تعلیم و تربیت کے متعلق اعلان

مردوں کی طرح عورتوں کی تنظیم بھی ضروری ہے۔ پس لجنہ اماء اللہ کے نمونے کی انجمنیں سب جماعتوں میں جہاں تک ممکن ہو قائم کی جائیں۔ اور ان کو کامیاب بنانے کے لئے تمام ممکن ذرائع سے کام لیا جائے۔ اگر ضرورت ہو تو دارالامان سے علماء وغیرہ کے متعلق بھی مدد لی جائے۔ ان مجلسوں کے لئے انہی اصول اور قواعد پر چلنا لازمی ہوگا۔ جن پر مرکزی لجنہ اماء اللہ قائم ہے۔

ضروری ہے کہ تمام احمدی عورتوں کو کلمہ باترجمہ۔ نماز باترجمہ اور قرآن شریف ناظرہ۔ اور موٹے موٹے دینی مسائل پڑھائے جائیں۔ اور جن کے لئے ممکن ہو ان کو زیادہ تعلیم دی جائے اور تفسیر قرآن کریم۔ کتب سلسلہ۔ فقہ اور حدیث اور تاریخ اسلام و احمدیت وغیرہ مضامین پڑھائے جائیں۔ اور عورتوں کو بھی امتحان کتب سلسلہ احمدیہ میں شریک ہونے کی تحریک کی جائے۔

عورتوں کے لئے ایک نہایت ضروری مضمون تربیت اطفال اور تیمارداری ہے۔ پس جن کے لئے ممکن ہو وہ اس میں مہارت پیدا کریں۔ ایسا ہی جو تعلیم یافتہ مستورات وقت دے سکیں۔ انہیں اپنے گھروں میں پرائیویٹ زنانہ مدارس کے لئے لڑکیوں کو تعلیم دینی چاہیئے۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

سیکرٹریان تبلیغ کے لئے ایک ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر گزشتہ سال کے دوران میں سلسلہ احمدیہ میں نئے داخل ہونے والے احباب کی ضلع وار تعداد سے مطلع فرمایا تھا۔ تاکہ ہر جماعت کو اپنے اپنے کام کا اندازہ ہو جائے اور سست جماعتوں میں بیداری پیدا ہو۔ امید ہے کہ اب نئے سال میں تمام جماعتیں کمر ہمت باندھ کر تبلیغ کے مبارک اور اہم فریضہ کی ادائیگی میں ایک دوسری سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں گی۔

سیکرٹریان تبلیغ کا فرض ہے کہ وہ جماعت سے باقاعدہ تبلیغی خدمت لیں۔ اور ہر ماہ اپنی رپورٹ دفتر دعوۃ و تبلیغ میں نہایت باقاعدگی کے ساتھ بھجواتے رہیں۔ جو سیکرٹری صاحبان رپورٹ بھیجنے میں باقاعدہ رہیں گے۔ ان کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آگ لگ چکی ہے اٹھو اور اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ

"دیکھو آج میں نے بتلا دیا۔ زمین بھی سنتی ہے۔ اور آسمان بھی۔ کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا۔ اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرے گا۔ وہ پکڑا جائیگا۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اترے۔ کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی۔ پس اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ۔ کہ وہ آخری وقت قریب ہے۔ جس کی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی تھی مجھے اس ذات کی قسم ہے۔ جس نے مجھے بھیجا۔ کہ یہ سب باتیں اس کی طرف سے ہیں۔ میری طرف سے نہیں ہیں۔ کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جاتیں۔ کاش میں ان کی نظر میں کاذب نہ ٹھہرتا۔ تا دنیا ہلاکت سے بچ جاتی .... ورنہ وہ دن آتا ہے۔ کہ انسانوں کو دیوانہ کر دے گا۔ نادان بدقسمت کہے گا۔ کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں۔ ہائے وہ کیوں اس قدر سوتا ہے۔ آفتاب تو نکلنے کو ہے۔ جب خدا تعالےٰ اس وحی کے الفاظ میرے پر نازل کر چکا۔ تو ایک صبح کی آواز میرے کان میں پڑی۔ جو کوئی ناپاک روح تھی۔ اور میں نے اس کو یہ کہتے سنا کہ میں سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا۔ انسان کا کیا حرج ہے۔ اگر وہ فسق و فجور کو چھوڑ دے۔ کون سا اس میں اس کا نقصان ہے۔ اگر وہ مخلوق پرستی نہ کرے۔ آگ لگ چکی ہے۔ اٹھو اور اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ۔" (تذکرہ صفحہ ۴۹۱-۴۹۲)

ہم لوگ

خدا کے فضل کے امیدوار ہیں ہم لوگ
رہینِ رحمتِ پروردگار ہیں ہم لوگ

چمن سے ٹوٹ کے نیرِ بے شمار ہیں ہم لوگ
وطن سے چھوٹ کے فخرِ دیار ہیں ہم لوگ

وہ پھول ہیں کہ مہک جن کی ہے دماغوں میں
عدو کی آنکھ میں گو مثلِ خار ہیں ہم لوگ

پلائی ہے جنہیں ساقی نے اپنے ہاتھوں سے
وہ پینے والے مئے خوشگوار ہیں ہم لوگ

دماغ عرش پہ ہے سر ہے پائے ساقی پر
گزشتہ صحبتِ شب کا خمار ہیں ہم لوگ

خدا پرست ہیں پھرتے ہیں ہو کے مستِ الست
خودی کو چھوڑ دیا خاکسار ہیں ہم لوگ

سمائے فضل پہ رخشندہ کوکبِ دُرّی
ضیائے عالمِ شبہائے تار ہیں ہم لوگ

ضرور ہے سبھی اقوام ہم سے رہ پائیں
کہ رہبری میں بہت ہوشیار ہیں ہم لوگ

ہمارا فرض ہے پروا کریں نہ جانوں کی
کہ جمعِ شمع پہ پروانہ وار ہیں ہم لوگ

یہ شمعِ ایزدی - ایزد فروز ہے واللہ
جو تُف کرے گا جلے گا۔ شرار ہیں ہم لوگ

قدم قدم پہ قدم لینے آتی ہے خلقت
یہ کیوں؟ کہ نقشِ کفِ پائے یار ہیں ہم لوگ

حریمِ قدس میں بے شک جگہ تو پائی ہے
مگر یہ ڈر ہے۔ بڑے ذمہ دار ہیں ہم لوگ

نجومِ اوجِ سعادت نظر تو آتے ہیں
مگر ہیں خاک کے ذرّے غبار ہیں ہم لوگ

یہ گرد کوکبۂ خسروی سے اٹھی ہے
غلامِ مرکبِ آلِ شہسوار ہیں ہم لوگ

بہم ہوا ہے جو خونِ دل و جگر آکر
بسانِ نافۂ و مشکِ تتار ہیں ہم لوگ

یہ ہے کسی کی نظر کیمیا اثر بس سے
دکھائی دیتے زر و سیم دار ہیں ہم لوگ

عجیب کیا ہے جو لعل و گہر اگلتے ہیں
کہ دین کے لئے خونابہ بار ہیں ہم لوگ

خدا کا شکر۔ ہیں وابستگانِ دامنِ پاک
وگرنہ سخت گنہگار و زار ہیں ہم لوگ

جمالِ یار نے گُل سے بنا دیا ہے گُل
نہیں تو خاکِ سرِ رہگذار ہیں ہم لوگ

خدا کرے کہ رہیں یونہی بستۂ فتراک
کہ ایک فارسِ حق کے شکار ہیں ہم لوگ

یقین جانو کہ تنویرِ فرد اکمل ہے
جہانِ تیرہ میں جو نوربار ہیں ہم لوگ

— رحمی عفا اللہ عنہ

مولوی ثناء اللہ صاحب کی افسوسناک حق پوشی

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اخبار "اہلحدیث" (۱۳ فروری) میں ایک دفعہ پھر "حضرت عیسےٰ مسیح کی توہین" کے زیر عنوان اس اعتراض کو دوہرایا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یسوع مسیح کو "کھاؤ پیو اور شرابی" لکھ کر معاذ اللہ ان کی توہین کی ہے۔ یہ اعتراض اُن پامال شدہ اعتراضات میں سے ہے۔ جن کا بارہا جواب دیا جا چکا ہے۔ مگر مولوی صاحب کو یہ مرض ہے۔ کہ وُہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد اپنی اعتراضات کو دوہرا دیتے ہیں۔ جن کا جواب کئی دفعہ دیا جا چکا ہے۔ درحقیقت ان کا یہ طریق عمل اس بات کا واضح ثبوت ہے۔ کہ اُن کی ترکش کے تمام تیر ختم ہو چکے ہیں۔ اور اب ان کے پاس وُہی زنگ آلود ہتھیار رہ گئے ہیں۔ جو ہر میدان میں ناکارہ ہو چکے ہیں۔ اور جن کو استعمال کرنے والے بارہا جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں بُری طرح شکست کھا چکے ہیں۔ مگر پھر بھی چونکہ بڑھتی ہُوئی قوموں میں نئے نئے آدمی شامل ہوتے رہتے ہیں۔ بالخصوص ہماری جماعت تو وُہ ہے جسے خدا نے بڑھنے اور ترقی کرنے کے لئے ہی بنایا ہے۔ اور کوئی دن ایسا نہیں آتا۔ جس میں جماعت کی تعداد پہلے سے زیادہ نہ ہو گئی ہو۔ چنانچہ اس پر "الفضل" میں شائع ہونے والی سبائعین کی فہرستیں شاہد ہیں۔ اس لئے ہم بھی نئے اصحاب کی واقفیت۔ اور پُرانے لوگوں کی یاددہشت کو تازہ رکھنے کے لئے ان اعتراضات کا جواب دیتے رہتے ہیں۔ اسی حکمت کے پیش نظر اس وقت مولوی صاحب کے محولہ بالا اعتراض کا جواب دیا جاتا ہے:۔

ہم نے لکھا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یسُوع مسیح کے متعلق جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ وُہ عیسائیوں کے مسلمات کی بنا پر تحریر فرمایا ہے۔ اور اس کا ثبوت انجیل سے ہی پیش کیا گیا تھا حضرت مسیح ؑ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ وُہ یہ ہیں:۔

"کھاؤ۔ پیو۔ شرابی۔ نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار۔ متکبر۔ خود بین اور خدائی کا دعوےٰ کرنے والا"

ان میں سے کوئی ایک لفظ بھی ایسا نہیں جس کا مصداق "یسُوع مسیح" کو اناجیل کے رُو سے نہ قرار دیا جا سکتا ہو۔ مثلاً "کھاؤ پیو" کے متعلق ہم نے بتایا تھا۔ کہ حضرت مسیح خود کہتے ہیں۔ کہ "ابن آدم کھاتا پیتا آیا۔ اور وُہ کہتے ہیں۔ دیکھو کھاؤ" (متی $\frac{11}{19}$)

اسی طرح "شرابی" کے متعلق بتایا تھا۔ کہ انجیل سے بالصراحت ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح نے شراب استعمال کی۔ اردو اناجیل میں بے شک شیرۂ انگور کے الفاظ آتے ہیں۔ مگر انگریزی تراجم کو دیکھ لیا جائے۔ وہاں صاف طور پر وائن کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ جو شراب ہے۔ اسی طرح عیسائی بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح شراب پیا کرتے تھے۔ بلکہ ان کے لئے تو یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ اگر وُہ یہ عقیدہ نہ رکھیں۔ تو لوگ ان پر اعتراض کریں۔ کہ جب حضرت مسیح شراب استعمال نہیں کیا کرتے تھے۔ تو تم شراب کیوں پیتے ہو۔ مگر اب ان پر یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ وُہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم اگر شراب پیتے ہیں۔ تو اپنے مقتدا کی سنت پر عمل کرتے ہیں۔ بلکہ عیسائی تو اس سے بڑھ کر یہ اعتقاد بھی رکھتے ہیں۔ کہ دُنیا کے ہر نبی نے معاذ اللہ شراب استعمال کی۔ اس کے حوالہ جات "الفضل" (۲۷ جنوری) میں تفصیل کے ساتھ پیش کئے جا چکے ہیں

علاوہ ازیں انجیل سے یہ بھی ثابت ہے کہ حضرت مسیح نے ایک دعوت میں جبکہ شراب کم ہو گئی۔ تو معجزہ سے شراب کو بڑھا دیا۔ انجیل کا یہ حوالہ بھی اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ حضرت مسیح شراب کو حرام نہیں سمجھتے تھے۔ کیونکہ اگر حرام سمجھتے۔ تو معجزہ سے شراب کو کیوں بڑھاتے۔ کیا کوئی نبی یا کسی قوم کا پیشوا گندی اور ناپاک چیز بھی اپنے معجزہ سے بڑھا کر اپنے پیروؤں کے استعمال میں لایا کرتا ہے؟

پس حضرت مسیح ؑ کا معجزہ کے طور پر شراب بڑھانا اور لوگوں کو اس کے جام پر جام پینے کے لئے مہیا کرنا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ آپ شراب پینا جائز سمجھتے تھے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا تھا۔ کہ "نہ زاہد۔ نہ عابد نہ حق کا پرستار" یہ الفاظ بھی درست ہیں۔ کیونکہ زاہد اور عابد اور حق کا پرستار وُہ ہوتا ہے۔ جو اپنے آپ کو بندہ خیال کر کے رب العالمین کی بارگاہ میں جھکے اور اپنا سر نیاز اس کے حضور خم کرے نہ وُہ جو یہ دعوےٰ کرے۔ کہ میں خدا ہوں اور خدا کا بیٹا ہوں۔ اور انجیل سے یہ ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح نے اپنے آپکو خدا کا بیٹا کہا۔ اور تمام عیسائی ان کی الوہیت کو تسلیم کرتے ہیں۔ پس جبکہ وُہ بروئے اناجیل خود خدا تھے۔ تو صاف پتہ لگ گیا۔ کہ نہ وُہ زاہد تھے۔ نہ عابد تھے۔ اور نہ حق کے پرستار تھے۔ اور یہی بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے:۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "یسُوع مسیح" کے متعلق یہ الفاظ بھی استعمال فرمائے ہیں۔ کہ "متکبر۔ خود بین۔ اور خدائی کا دعوےٰ کرنے والا"

اس سے بھی کون انکار کر سکتا ہے۔ اور کون یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ ان الفاظ کا استعمال برمحل نہیں ہے۔ بے شک "متکبر" کا لفظ بظاہر انسانی طبیعت پر گراں گزرتا ہے مگر مولوی ثناء اللہ صاحب خود غور کریں۔ کہ جو شخص بندہ اور مخلوق ہو کر خدا ہونے کا دعوےٰ کر دے۔ وُہ متکبر نہیں۔ تو اور کون ہوگا:۔

غرض تمام الفاظ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استعمال فرمائے انجیلی لحاظ سے ان پر کسی قسم کا اعتراض نہیں ہو سکتا۔ خود مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی تسلیم کرنا پڑا ہے۔ کہ یہ الفاظ انجیلی اعتبار سے درست ہیں۔ اور وُہ اس طرح کہ ۱۳ فروری کے "اہلحدیث" میں انہوں نے جواب الجواب میں صرف "کھاؤ پیو" کے لفظ پر اعتراض کیا ہے۔ باقی الفاظ پر اعتراض نہیں کیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ باقی الفاظ کے برمحل استعمال کو خود اُن کا دل بھی تسلیم کرتا ہے:۔

رہ گیا "کھاؤ پیو" کے الفاظ پر اُن کا یہ اعتراض۔ کہ یہ الفاظ یہود کے ہیں۔ عیسائیوں کے نہیں۔ یعنی یہودی حضرت مسیح ؑ کو ایسا سمجھتے تھے۔ عیسائی ایسا نہیں سمجھتے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کہتے ہیں۔ کہ:۔

"ابن مریم کھاتا پیتا آیا۔ اور وُہ کہتے ہیں۔ دیکھو کھاؤ" یعنی میں کھاتا پیتا ہوں۔ جس کی بنا پر یہودی کہتے ہیں۔ کہ میں کھاؤ ہوں۔ پس یہ یہودیوں کا اعتراض نہیں۔ بلکہ خود حضرت مسیح ؑ کے الفاظ ہیں۔ کہ "ابن مریم کھاتا پیتا آیا"! پس وُہ اعتراض باطل ہو گیا۔ جو مولوی ثناء اللہ صاحب نے کیا ہے:۔

"رہنمائے شہد بالتصویر"

ماسٹر دربارہ سنگھ صاحب ایچ۔ پی پولٹری سند یافتہ منیجر و پروپرائٹر نیو پنجاب پولٹری فارم سرگودھا نے "رہنمائے شہد بالتصویر" کے نام سے ایک کتاب $\frac{20\times30}{16}$ سائز کی شائع کی ہے جس میں شہد کی تجارت کو فروغ دینے کے طریق۔ شہد کا درست استعمال۔ شہد کی مکھیاں پکڑنے یا پالنے اور رکھنے کے طریق۔ شہد کے فوائد۔ اور شہد سے متعدی امراض کا علاج پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ کتاب ۹۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ قیمت بے جلد کی ۱۲ ؍ ہے۔ شہد اور اس کی تجارت سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب کے لئے اس کتاب کا مطالعہ مفید ہوگا۔ شہد کی قرآن کریم میں بھی تعریف کی گئی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ فیہ شفاءٌ للناس۔ اس میں لوگوں کے لئے شفا رکھی گئی ہے۔ مگر آج کل نقلی شہد بننے لگ گیا ہے۔ اس کتاب میں نقلی اور اصلی شہد کی شناخت کے طریق بھی بیان کئے گئے ہیں۔ خواہشمند اصحاب نیو پنجاب پولٹری فارم سرگودھا سے منگوا سکتے ہیں

تعلیم و تربیت

نماز کیوں اور کس طرح پڑھنی چاہیئے

گھر کے پاس دریا بہتا ہو۔ لیکن جو اس میں نہ نہائے نہ جسم تر کرے۔ اور نہ ہی جسم اچھی طرح تر کرکے ملے۔ اس کی میل کیونکر اترے جو؟ وہ پانچ دفعہ ہی دن میں ایسا کھیل کیوں نہ کھیلے۔ پانچ دفعہ جیسا نہانے کا حق ہے کوئی نہائیگا تو بالضرور ساری میل اتر جائے گی۔ اور نہانے کی غرض بھی پوری ہوگی۔ یہ ہے مثال پانچ نمازوں کی جو فحشاء اور منکرات سے چھڑانے والی ہیں۔ اور انسان اور اس کے پیدا کرنے والے میں تعلق جوڑنے والی ہیں۔ بیشک نماز پڑھنے سے یہ برکت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور نمازی ایسا بابرکت ہو جاتا ہے کہ اس کے ہاتھ پاؤں اور اس کے حرکات سکنات اس مقدس اور کبیر ذات کے ہی گویا جوارح و اعضا ہو جاتے ہیں۔ ہاں یہی وہ شخص ہے جو منعم علیہم کا ایک فرد ہوتا ہے۔ اور اس کو اس قیوم کے عرش کا سایہ ملتا ہے۔ جبکہ کہیں دوسری جگہ سایہ نہیں مل سکتا۔ انسان کی زندگی کی غرض گویا حاصل ہو جاتی ہے۔ اور عند ملیک مقتدر فی الجنۃ ایسے مرد کامل کا ابدی گھر ہوتا ہے۔ یقیناً یہ بڑی نعمت ہے جسے پھر کبھی زوال نہ ہوگا۔ لیکن ایسی نماز کا حصول یقیناً بڑی چیز ہے۔ اور ایسی نماز سہل الحصول اگر ہے۔ تو اس کا مدار خشوع پر ہے۔ یعنی اگر نماز میں سکون اطمینان لوجہ اللہ میسر آگیا۔ اور ساری توجہ خدا تعالےٰ کی حضوری میں لگ گئی۔ تو نماز باثمر ہوئی۔ ورنہ جتنا کسی نے جہد کیا۔ اور حنیف مسلم ہو کر گیا۔ اتنا ہی اس کو اجر مل گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ و من ذریتی کہنا اسی نماز کی تکمیل کی طرف اشارہ ہے۔ جس سے الٰہی تعلق نمازی کے ساتھ صحیح رنگ میں پیدا ہو سکتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ کسب اور مکاسب اکثر ایسے بھی ہیں۔ جو انسان کے دل و دماغ پر مستولی ہو کر ایک قسم کا زنگ چڑھا دیتے ہیں۔ گو حسنات سیئات کا کفارہ بھی کر دیتی ہیں۔ لیکن اس سے مدارج میں ترقی نہیں ہوتی۔ اور قدم آگے کو نہیں بڑھتا۔ اور نہ ہی انسان انعمت علیہم کے زمرہ میں کما حقہ شامل ہو سکتا ہے۔

بیٹا باپ کے پیار اور اس کے رحم پر نظر کرکے کسی انعام کا سوال کرتا ہے۔ لیکن اس کا دوسرا بھائی آکر یہ شکوہ پیش کرتا ہے کہ ابا جان میرے اس بھائی نے آج مجھے بُری طرح دھکا دیا۔ پھر دوسرا اس کا پڑوسی آکر یہ شکایت کرتا ہے۔ کہ اس نے آج مجھے بُری طرح گالیاں دیں۔ اور حد درجہ کا حقیر سمجھا۔ اور ذلیل کیا۔ تیسرا آتا ہے۔ اور وُہ بھی اس کے ناجائز مظالم کی کہانی چھیڑ دیتا ہے۔ اب باپ حیران ہے۔ کہ یہ انعام کس مونہہ سے لینے آیا ہے۔ یہی حال اس نمازی کا ہے جو حق تلفی بھی کرتا ہے اور غیبت فسق و فجور اور طرح طرح کی تمدنی کوتاہیوں کا مرتکب ہو کر ہاتھ باندھے منعم ہونے کی التجا بھی کر رہا ہے۔ اس بندۂ خدا کو اتنا خیال بھی نہیں آتا۔ کہ خلق اللہ تو اطفال اللہ کہلاتی ہے۔ اس کے حقوق میں تفریط کرنا یا افراط سے کام لینا اور پھر اس کے مولےٰ سے جا کر عرض کرنا کہ میں تو عبد ہوں آپ کا۔ اور میری التجا ہے کہ مجھے خالی از انعام نہ رکھئے۔ بھلا یہ تضاد توافق کھائے تو کس طرح کھائے۔ اس کی دست درازی نے بڑے بڑے ستم ڈھائے یتیم بےکس اور ارامل اور مساکین اس کے پڑوس میں بھوکے ننگے رہے۔ اور اس کے تکبر اور اس کی بے جا رعونت نے بیسیوں عباد کے دل مجروح کئے۔ وحوش اور طیور نے بھی اس کی جفا کاریاں سہیں۔ یہ زمین پر شیطان کا بھائی ہو کر پھر اسی مظلوم مخلوق کے مولےٰ سے انعام کا بھی خواہاں ہو۔ سبحان اللہ کتنی ابلہ فریبی ہے۔ اور کتنی بے ڈھب حماقت۔ یہ تو مانا کہ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ لیکن توبہ بھی ہو۔ مونہہ سے توبہ اور کردار ایسے ناہموار۔ کہ جن سے ہر چھوٹے بڑے کے خرمن امن پر آگ ہی آگ برس جائے۔ کوئی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ کر اپنے فعل سے بھی اللہ تعالےٰ کو اپنا معبود بنا کر دکھائے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے اس کی پوری رضا کو بھی حاصل کرے۔ تو کلمہ گو ہے ورنہ مونہہ کی بات ایسی بات ہے جیسے طوطا اس کو یاد کرکے دہرا دیتا ہے لیس بامانیکم ولا بامانی اھل الکتاب من یعمل سوءً یُجزیٰ بہٖ۔

نماز کی حفاظت کے بغیر اس کے قیام کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ یہ تو ایسے ہی حرکات ہیں جیسے پانچ سالہ لڑکا مسجد میں جا کر اپنے باپ کی نقل اتارتا ہے۔ نماز تو معراج المومن ہے عبادات کا مُخ۔ اور تقوےٰ پیدا کرنے کا گُر اور خدا تعالےٰ کے ساتھ معیت حاصل کرنے کا آلہ ہے۔ یہ صحیح طور سے نماز کی حقیقت پر آگاہ ہوئے بغیر حاصل ہو جائے۔ یہ تفقہ کی بات نہیں ہے۔ انسان کے تمدن اور اس کے ماحول کے اثرات اپنا گہرا اثر اس کے دل و دماغ پر جو پیدا کرکے اس کو اخلد الی الارض بنا لیتے ہیں۔ ان کے ازالے کے لئے یہ پانچ دفعہ کی حضوری گویا غسول کا کام دیتی ہے۔ نادان ہے وُہ جو صرف دو تین چار کے عدد کو پورا کرتا ہے۔ اور زینت فی الصلوٰۃ پیدا نہیں ہونے دیتا۔ دُنیا کی کشمکش کا نڈھال کیا ہوا دکھاوے کے لئے مسجد میں آتا ہے۔ اور دنیاوی مشاغل کی غفلت سے بیزاری کے بغیر سلام پھیر کر بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔ سبحان اللہ یہ کیسی نعمت ہے جو جسمانی لذات کے سامان اکٹھا کرنے والوں کے لئے بھی بزورکشش الی اللہ کے بغیر نہیں رہتی۔ اور جو عشاق ہیں ان کے انتہائی وصال کے سارے سامان بھی اپنے اندر جمع کئے ہوئے ہے جبکہ نماز کے ترک کرنے سے انسان کافر کے درجہ پر ہو جاتا ہے۔ اور اعتقاد اور اعمال کی خرابی سے ضال اور مغضوب علیہ۔ تو ان لوگوں اور ایک مسلم میں فی الحقیقت مابہ الامتیاز تو کچھ بھی نہیں رہتا۔ جو تارک صلوٰۃ اور فحشاء اور منکرات کے بھنور میں پھنسے ہوئے بھی مسلمان کے مسلمان ہی کہلاتے ہیں۔ یا للعجب۔

پھر جو نماز اس قیام کی حد تک ادا نہیں کی جاتی۔ جو دُنیا و مافیہا کے ماحول کے تاثرات سے مغلوب شدہ انسان کے دل و دماغ میں قیام کا درجہ نہیں رکھتی۔ بلکہ اس چنگاری کی طرح ہوتی ہے۔ جو سیروں راکھ کے اندر دبی ہوئی ہوتی ہے۔ اور ناکردنی افعال نے دل و دماغ کو ماؤف کرکے اس کو اس کے بے مثل حبیب سے قریباً بالکل ہی الگ کر دیا ہوتا ہے۔ تو کتنا ضروری ہے۔ کہ نماز میں بالکل ہی حنیف مسلم ہو کر یہ نماز کا وقت خالصاً لوجہ اللہ ہی کر دیا جائے۔ اور اس کے ہر مفہوم کو سمجھ کر اس پر بہ شدت عمل اختیار کر لیا جائے۔ وہ ابو الانبیاء جو وادی غیر ذی زرع میں اپنی اولاد کو نماز کے قیام کے لئے رکھتا ہے۔ اور اس کی اولاد بھی امر بالصلوٰۃ لاھلہ کرتی رہی ہے۔ کیا یہ سب کچھ سراب سا وجود رکھنے والی بات ہے۔ سوچو تو سہی لوجہ اللہ بذریعہ نماز تعلق جوڑے رکھنا کتنا ضروری ان کے نزدیک تھا۔ دور کیوں جائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے جماعت میں حاضر نہ ہونے والوں کو ان کے مال و متاع کو اور ان کو حطب جہنم بنانا کیا پسند نہیں کیا ہے۔ اور ماسلککم فی سقر پر کیا پوری روشنی نہیں ڈالی ہے۔ آپ کے نزدیک گویا نماز کا قیام آرام کے وقتوں میں تہاون کرنے سے اور ہجرت لوجہ اللہ الی المساجد نہ کرنے سے بالکل ہی درست نہیں رہ سکتا۔

درحقیقت یہ ہے بھی نہایت ہی واضح امر کہ لا الٰہ الا اللہ کہنا اور پھر دُوسری تمام ان روکوں سے مغلوب ہو جانا جو بطور دبیز حجاب کے اس کے اور اس کے معبود حقیقی کے سامنے آکر اس کی نظر اس کے خالق سے بالکل ہی ہٹا دینے کے مترادف ہو رہی ہوتی ہیں۔ یہ صریح خسران فی الدنیا والآخرۃ نہیں تو اور کیا ہے۔

وہ بھی کوئی نماز ہے۔ جو شیطانی وساوس سے بھری ہوئی اور دیل اُٹھک بیٹھک ہو کر رہ جاتی ہے اُمرت ان اعبد اللّٰہ مخلصاً لہ الدین کے سوا تو چارہ نہیں۔ ہاں اگر نماز کے سارے شرائط پورے کرنے سے پھر بھی نماز میں اطمینان قلب اور خشوع حاصل نہیں ہوتا۔ تو پھر نوافل میں اور زیادتی کر دینی چاہیئے۔ حتیٰ کہ دماغ اور قلب الیٰ ربک فارغب کے لئے بالکل ہی مستعد ہو جائیں۔ اور لمّۃ الملک کا اثر لمّۃ الشیطٰن پر غالب ہو جائے۔ کیا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جس کی معیت میں ایسی نماز کی برکت سے خدا تعالےٰ سارے کا سارا ہو رہتا ہے اور کتنا بدبخت اور متکبر اور خود پرست۔ اور اپنے کاروبار پر بھروسہ رکھنے والا ہے وہ انسان جو ایسی مربی محسن اور جامع حق آئن ہستی سے بعد میں رہنا پسند کرتا ہے۔ اور سمیع و بصیر وانہ رکھ کر جہنم کے لئے ہر وقت ہی تیاری کرتا رہتا ہے۔ اور اپنی کمزوری کا اس کو ذرہ بھر بھی احساس نہیں ہوتا۔ ما یعبؤبکم ربی لولا دعاؤکم۔ اگر کوئی خود کو غنی ہی سمجھے ہوئے ہے۔ اور ساری زندگی ہی غفلت میں گزار کر خدا تعالےٰ سے دور رہنا پسند کرتا ہے۔ اور اس کی رحمت اور اس کے فضل کو اپنا شعار اور دثار بنانا نہیں چاہتا۔ تو پھر جس موت بھی مرتا ہے مرے۔ وہ تو اغنی اللہ کا ہے۔ اسے پھر اس کی کیا پروا ہے۔ اور اس کی ہر شان میں درستی پر درستی بھی وہ کس طرح پیدا کر سکتا ہے۔ یہ تو خدا تعالےٰ کی تحدّی ہے کہ میری طرف نہ آنے والا خواہ کہیں مرتا پھرے مجھے اس کی کوئی پروا نہیں ہے اُدعُونی استجب لکم تو بڑا سچا وعدہ ہے۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مومن کی دعاء ضرور ہی ثمر آور ہوتی ہے اس کے رنگ استجابت خواہ کوتاہ نظر کی بیّنظر سے نہ نظر آئیں۔ وہ تو رحیم بالمومن ضرور ہے اور حیّی کریم بھی۔ سائل کو رد کرنا اس کا شیوہ نہیں۔ کوئی بدظنی سے باز نہ آئے تو اس کی مرضی۔ ہاں تمسک بالکتاب اور اقامۃ صلوٰۃ۔ یا یوں کہیں کہ اوامر و نواہی پر نظر۔ اور اقامت صلوٰۃ کما حقہا ضرور لازم ملزوم ہی رکھے جائیں۔ جو منکرات منہیات سے نہیں ہٹتا ہے وہ جان لے کہ اس کی نماز میں ضرور نقص ہے۔ اور وہ بالکل بے جان چیز ہے۔ کیونکہ نماز ضرور تمسک بالکتاب کرا ہی دیتی۔ اور نمازی بالضرور منکرات اور فحشاء کا شکار نہیں بن سکتا۔ جبکہ اس کا معبود ربوبیت عامہ میں رحمٰن۔ رحیم اور مکافات میں عدل رکھنے والا ہے تو یہ کیونکر ان صفات کے جلوے سے عاری رہ سکتا ہے۔ اور ان منکرات اور فحشا کا مرتکب ہو سکتا ہے۔ جو اس کے معبود کی نظر میں نہایت ہی گھنونے اور ناپسند ہیں۔ ورنہ یہ عبد کیا۔ اور وہ معبود اس کا کیونکر ہوا۔ تدبّر ہ

بھائی عبدالرحیم۔ محلہ دارالرحمۃ قادیان

ایک دوست کے مخلصانہ جذبات

ایک دوست جو کئی ہزار روپے کے قرض کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ تحریک جدید کی قربانی کا وعدہ کرتے ہوئے اپنے جذبات کا اظہار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور یوں کرتے ہیں۔ میرے دل میں خیال آیا۔ خواہ اچھی طرح۔ خواہ بُری طرح بہرحال ہم زندہ تو ہیں۔ اور خواہ کسی طرح ہو کھا پی کر ہی زندہ ہیں۔ میں جو بوجہ ناداری مفلسی تحریک جدید میں شامل نہیں ہو سکا۔ اب خواہ کچھ ہو اس میں شامل ہو جاؤں۔ میرے آقا جس شخص کے پاس ایک حبّہ پونجی نہ ہو۔ مقروض ہزاروں کا ہو۔ قوت لایموت میسر نہ ہو۔ جس کے گھر میں ایک چھلہ سونا تو کجا چاندی کا بھی فی الواقعہ نہ ہو۔ جو وکیل ہو۔ مگر اس کے کپڑے صرف دو جوڑے ہوں۔ سردی کا کوٹ ہو ہی نہ۔ اور وہ گذر ایک آٹھ سالہ پرانے الٹائے ہوئے کوٹ میں کرتا ہو۔ صرف ایک پھٹا پرانا بوٹ ہو۔ جس کے بچوں کو گرم کپڑے میسر نہ ہوں۔ باوجود اس کے کہ آج سخت سردی کا دن ہے اور سورج صبح سے نمودار بھی نہیں ہوا۔ اور وہ بازار سے ایک سیر کوئلہ بھی نہ منگا سکے۔ کہ اس کے بچے انگیٹھی کے ارد گرد بیٹھ کر گرم ہو سکیں۔ حضور یقین کریں۔ کہ اصل حالات اس سے بھی بھیانک ہیں۔ جو کہ تحریر میں لائے گئے ان حالات میں پانچ روپے سالانہ بھی حقیقی قربانی ہے۔ اور پھر جب گزشتہ سالوں کا بقایا بھی شامل کیا جائے۔ تو بوجھ میرے جیسے انسان کے لئے ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔ مگر بطور مجاہدہ اپنے نفس پر ڈالتا ہوں۔ تا کہ تلافی مافات ہو کر اللہ تعالےٰ کے رحم کا شاید باعث ہو سکے۔

اس طرح میں پہلے سال کے لئے پانچ روپے مقرر کر کے ہر سال ایک روپیہ زائد کرتا ہوں یعنی ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲ کل ۶۸ روپے بنتے ہیں۔ ان پر چار روپے دیگر زائد کرتا ہوں تو گویا کل ۷۲ روپے ہوئے۔ یہ کل روپیہ میں ایک سال میں ادا کرنا چاہتا ہوں یعنی چھ روپے ماہوار۔ اگر اس سال کے اختتام پر میرے حالات درست ہو گئے۔ تو پھر نئے سال کے لئے زیادہ پیش کرنے میں ہرگز دریغ نہیں کروں گا انشاء اللہ تعالےٰ۔

مجھے یہ پیش کرتے ہوئے شرم بھی دامنگیر ہے کیونکہ مقدار کے لحاظ سے یہ کوئی چیز نہیں جو پیش کی جا سکے۔ گو میرے حالات اس کے بھی قابل نہیں۔ میری نہایت عجز و انکسار سے بہت درخواست ہے کہ حضور اس حقیر سے حقیر پیشکش کو منظور فرما کر میرے لئے سکینت اور اطمینان پیدا کرنے کا سامان مہیا فرمائیں۔ شاید اس کے طفیل میں اللہ تعالےٰ جو ذرہ نواز ہے مجھ پر رحم فرمائے اور میری مشکلات حل ہو جائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کی منظوری عطا فرما دی۔ اور دُعا فرمائی۔ اللہ تعالےٰ ہر قسم کے مصائب و تکالیف سے بچائے۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جن دوستوں کا بوجھ بھاری ہے۔ انہیں چاہیئے کہ اپنی قربانی کو قسط وار کرتے جائیں۔ اور پوری توجہ سے قسط ماہوار ادا کریں۔ تا قسطیں بقایا ہو کر پھر بوجھ بھاری نہ ہو جائے ہ

فائنشل سیکرٹری تحریک جدید

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شریک ہونے والوں کی فہرست

جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ اب کی دفعہ انشاء اللہ ماہ نبوت ۱۳۲۱ ہش (نومبر ۱۹۴۲ء) حسب ذیل کتب حضرت مسیح علیہ السلام کا امتحان ہوگا:۔ (۱) آریہ دھرم۔ (۲) کشف الغطاء۔ (۳) حقیقۃ المہدی (۴) خطبہ الہامیہ (۵) گورنمنٹ انگریزی و جہاد (۶) تقریریں۔ اس امتحان میں شریک ہونے کے لئے جن دوستوں کی طرف سے اطلاعات آئی ہیں ان کے نام شائع کئے جاتے ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ دوسرے دوست بھی اپنے عہدیداران کے ذریعہ جلد سے اپنے آپ کو پیش کریں گے ؛۔

(۱) قاضی حکیم الدین صاحب بارانات ضلع بھاگلپور
(۲) ماسٹر محمد ابراہیم صاحب۔ سیدوالہ
(۳) میاں محمد یحییٰ صاحب ساکن ״
(۴) میاں غلام اللہ صاحب ״
(۵) میاں بشیر احمد صاحب ״
(۶) میاں محمد منیر احمد صاحب ״
(۷) میاں محمد شفیع صاحب ״
(۸) چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب ״
(۹) میاں احمد الدین صاحب ״
(۱۰) بشیر عالم صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی دولت نگر
(۱۱) چوہدری ابوالہاشم خان صاحب ایم۔ اے قادیان
(۱۲) ماسٹر محمد عبداللہ صاحب قادیان
(۱۳) میاں ولی محمد صاحب۔ پنچورہ سندھ
(۱۴) بابو دین محمد صاحب ״
(۱۵) بابو مبارک علی صاحب ״
(۱۶) منشی فیض محمد صاحب اکونٹنٹ ״
(۱۷) خانصاحب عبدالمجید خانصاحب۔ کپورتھلہ
(۱۸) ملک گل محمد صاحب قادیان (۱۹) مولوی عبدالباقی صاحب ایم۔ اے احمدیہ کالونی سعدی پور مونگھیر (۲۰) شیخ کریم بخش صاحب احمدیہ کالونی سعدی پور مونگھیر ؛ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

اعلان معافی

میاں نظام الدین صاحب حلوائی جو پہلے قادیان میں رہتے تھے۔ اور پھر گنج لاہور میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ وہاں انہوں نے ۱۹۳۸ء میں احمدیت سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے اپنے ارتداد کا اعلان کیا تھا۔ پھر انہوں نے موضع بیری میں اپنی رہائش اختیار کر لی تھی۔ اس کے بعد وہ متواتر معافی کے لئے درخواستیں کرتے رہے۔ جو زیر تحقیقات رہی ہیں۔ اب انہوں نے اپنی توبہ کا اعلان گنج میں جا کر جماعت کی موجودگی میں علی الاعلان کر دیا ہے اور اپنی غلطی اور ندامت کا اظہار کیا ہے۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم و شفقت ان کو معاف فرما دیا ہے۔ لہٰذا الغرض اطلاع احباب جماعت احمدیہ نظام الدین صاحب حلوائی کی معافی کا اعلان کیا جاتا ہے ؛ ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی سب جج بہادر درجہ دوم منڈی بہاؤ الدین

دعویٰ مفلسی نمبر ۲۷ سال ۱۹۴۱ء

مسماۃ فضلاں دختر فتح دین موچی سکنہ ڈھڈا لہ تحصیل کھاریاں بنام فضل الٰہی ولد امام دین قوم موچی سکنہ جوڑہ تحصیل کھاریاں حال ملازم کھڈیاں کارخانہ محلہ آچرن پورہ نمبر ۴ لائل پور

دعوےٰ تنسیخ نکاح بصیغہ مفلسی

بنام فضل الٰہی ولد امام دین قوم موچی سکنہ جوڑہ تحصیل کھاریاں حال ملازم کھڈیاں کارخانہ محلہ آچرن پورہ نمبر ۴ لائل پور شہر

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ فضل الٰہی مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام فضل الٰہی مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر فضل الٰہی مذکور تاریخ ۴ / مارچ ۱۹۴۲ء مقام منڈی بہاؤ الدین حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۲ / ماہ فروری ۱۹۴۲ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

دستخط حاکم — مہر عدالت

اشتہار زیر دفعہ ۵ - رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی۔

بعدالت جناب مہر شیر محمد خان صاحب پی۔ سی۔ ایس۔ سب جج بہادر درجہ چہارم ڈیرہ غازی خان

دعویٰ دیوانی نمبر ۶۴۶ سال ۱۹۴۱ء

چوہدری مس دین موضع یارشگاہ تحصیل ڈیرہ غازی خان

بنام ولی و حاجی وغیرہ

دعوےٰ دخلیابی اراضی

بنام حاجی ولد نانک کھوسہ ٹلہ چاہ داد دام موضع یارشگاہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ حاجی مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام حاجی مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۱۹ / مارچ ۱۹۴۲ء کو مقام ڈیرہ غازی خان حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ چھ ماہ فروری ۱۹۴۲ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

دستخط حاکم — مہر عدالت

سرمہ ہو تو ایسا!

صرف کارخانہ ہی یہ نہیں کہتا کہ یہ سرمہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ ڈھلکا۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ شبکوری (رتوندا) ابتدائی موتیابند وغیرہ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ بلکہ وہ ہستیاں جو اپنی رائے کا اظہار پورے اطمینان اور غور و خوض کے بعد کرتی ہیں۔ وہ بھی اس سرمہ کی غیر معمولی مداح ہیں۔ سچ ہے ع "مشک آں است کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید"

حضرت میاں بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ کی رائے مبارک

صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ:-

"میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپ کا موتی سرمہ استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا موتی سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔"

ناظر صاحب بیت المال کی تصدیق

جناب مولوی فرزند علی خاں صاحب ناظر بیت المال اپنے ایک تازہ گرامی نامہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

"مجھے کچھ عرصہ سے آنکھوں میں خارش کی شکایت تھی۔ جس کے لئے مختلف علاج کئے گئے۔ اور لائق ڈاکٹروں سے مشورہ بھی لیا۔ مگر بے سود ثابت ہوا۔ آخر کار موتی سرمہ کے استعمال سے بفضل تعالیٰ میری وہ تکلیف جاتی رہی۔ اور اب میں اس سرمہ کو باقاعدہ استعمال کرنے میں راحت پاتا ہوں"

قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان (پنجاب)

(بقیہ صفحہ ۴) صحالی ہنس لال (۲) نمبر کھیوٹ ۱/۲ دو بیگہ گیارہ بسوے پختہ موضع بجوپورہ صحالی شیدیال۔ (۳) کھیوٹ ۴ پندرہ بسوے پختہ موضع بجوپورہ صحالی رام ہنو۔ (۴) کھیوٹ ۶-۳ بیگہ ۱۱ بسوے پختہ موضع بجوپورہ صحالی رام ہنو (۵) کھیوٹ ۳-۱۹ بسوے پختہ موضع بجوپورہ غیر رائی (۶) ۱۰ کھیوٹ ۲۵-۱۴ ۱/۲ بسوے پختہ موضع بجوپورہ صحالی غیر رائی (۷) کھیوٹ ۶-۴ بیگہ ۱۴ بسوے پختہ موضع بجوپورہ صحالی رام چند۔ اس جائیداد مذکورہ کی قیمت پندرہ سو روپیہ ہے اس کے علاوہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سیکشن ہولڈر (بائنڈنگ) گریڈ ۴۵-۳-۶۰ کی ایک عارضی اسامی کیلئے (جو مسلمانوں کیلئے ریزرو ہے) مجوزہ فارم پر درخواستیں مطلوب ہیں۔ نیز تین امیدواران کی طرف سے جن میں ایک مسلمانوں کیلئے ریزرو ہے۔ اور ایک دوسری اقلیتوں مثلاً سکھ۔ ہندوستانی عیسائی اور پارسیوں کیلئے اس ریلوے کی سٹورز برانچ میں "لسٹ انتظاریہ" پر نام رکھنے کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ عمر ۱۸ سے ۲۵ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ سابق فوجی آدمیوں کیلئے خاص شرائط ہیں۔ درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۲۱ / مارچ ۱۹۴۲ء ہے۔ مکمل تفصیلات ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز این۔ ڈبلیو۔ آر مغلپورہ کے نام ایک ایسا لفافہ آنے پر مہیا کی جا سکتی ہیں جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور اپنا پورا پتہ درج ہو۔ اس میں کوئی خط نہ ہو۔ اور اس کے بائیں بالائی کونہ میں یہ الفاظ لکھنے چاہئیں۔

"Tacancies for Section Holder Binding"

جنرل منیجر لاہور

دی "نجرائے" وکٹری (فتح)

جنگ کے زمانہ میں ریلوے ہی سب سے بڑا ذریعہ مواصلت ہے

گاڑیوں میں بھیڑ کر کے دشمن کی امداد نہ کریں

سفر صرف اشد ضرورت کے پیش نظر کریں!

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن۔ ۱۵ر فروری۔ سنگاپور کی اتحادی فوجوں نے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال دیئے ہیں اور برطانی کمانڈر انچیف جنرل پرسوپل نے جاپانی کمانڈر انچیف جنرل یاماشٹا کی پیش کردہ شرائط پر دستخط کر دئے ہتھیار ڈالنے سے قبل اتحادی فوجیں محصور ہو چکی تھیں۔

بٹاویہ۔ ۱۵۔ فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سماٹرا میں کل جو جاپانی پیراشوٹ اترے تھے۔ ان کا صفایا کیا جا رہا تھا کہ جاپانیوں نے سمندری راستہ سے بھی سماٹرا میں فوجیں اتارنی شروع کر دیں۔ جنوبی سیلیبیز میں بھی جنگ جاری ہے۔ میکاسر کے نزدیک دشمن کی زبردست مزاحمت کی جا رہی ہے۔ جاپانیوں نے جزیرہ ایمباس پر قبضہ کر لیا ہے۔ جزائر مشرق الہند کے بیرونی صوبجات میں دشمن کی سرگرمیوں میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ پیلمبانگ پر اگر جاپانی قبضہ ہو گیا۔ تو اس کے نتیجہ میں جزیرہ بانکا پر بھی قبضہ ہو جائے گا۔ اور اس کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ سنگاپور کا جنوبی رستہ بھی کٹ جائے گا۔ اور اس جزیرہ کا مکمل محاصرہ ہو جائے گا۔ پیلمبانگ میں تیل کے ذخائر۔ چشمے اور فیکٹریاں سب برباد کر دی گئی ہیں۔

رنگون۔ ۱۵ر فروری۔ ایک فوجی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سالون کے محاذ پر کوئی تازہ حملہ نہیں ہوا۔ البتہ ڈو بیزیک۔ کے علاقہ میں دشمن حملہ کی تیاریاں کر رہا ہے۔ پان اور مرتبان کے علاقوں میں گذشتہ چند روز میں گھمسان کی جنگ ہوئی ہے۔ ان علاقوں میں دشمن کے بارود کے ذخائر برباد کر دئے گئے ہیں۔ فریقین کو شدید نقصانات برداشت کرنے پڑے ہیں۔

واشنگٹن۔ ۱۵ر فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جاپانی باٹان میں جنرل میکارتھر کی فوجوں پر نیا حملہ کرنے کے لئے نئے سرے سے اپنی فوجوں کی ترتیب و تنظیم درست کر رہے ہیں۔

میڈرڈ۔ ۱۵ر فروری۔ جنرل فرینکو نے سپین کے فوجی افسروں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج بعض قومیں اُس طاقت کو تباہ کرنے پر تُلی ہوئی ہیں۔ جس نے گذشتہ بیس سال سے کمیونزم کے جراثیم سے یورپین تہذیب کو بچایا ہے۔ اور جو آج بھی اس مقصد کے لئے جنگ کر رہی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اس کے دشمن کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔ لیکن اگر کسی وقت برلین کے لئے خطرہ کا وقت آیا۔ تو دس لاکھ ہسپانوی فوج اس کی حفاظت کے لئے سربکف میدان میں آجائے گی۔

رنگون۔ ۱۵ر فروری۔ گذشتہ ہفتہ مزید چینی فوجیں برما پہنچ گئی ہیں۔ اور دشمن سے لڑنے کیلئے بے تاب ہو رہی ہیں۔

سٹاک ہالم۔ ۱۵ر فروری۔ سویڈن کے اخبار لکھ رہے ہیں کہ روسی فوجیں اب پولینڈ کی پرانی سرحد اور ضلع دلنا سے صرف ۷۲ میل کے فاصلہ پر ہیں۔

لنڈن۔ ۱۵ر فروری۔ جاوا میں ہوائی حملوں سے بچاؤ کی تیاریاں زور شور سے ہو رہی ہے۔ شام کے چھ بجے سے صبح کے چھ بجے تک آگ سُلگانا۔ حتیٰ کہ کھانا پکانے کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔ ہر گھر میں خندقیں کھودی جا رہی ہیں اور گھروں کے قریب ریت اور مٹی جمع کی جا رہی ہے۔

چنگنگ۔ ۱۵ر فروری۔ چینی ریڈیو سے بیان کیا گیا ہے کہ صوبہ وانگ ٹنگ میں دریائے ایسٹ کی جنگ ختم ہو چکی ہے اور چینی فوجوں نے پوکلو اور دیچاؤ پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن۔ ۱۵ر فروری۔ فرانس میں نازی حکام نے ۵۴ فرانسیسیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ کیونکہ ایک جگہ ریلوے لائن کو کچھ نقصان پہنچا تھا۔ جرمن حکام نے کہا ہے کہ اگر کل تک اصل ملزمان کو پیش نہ کیا گیا۔ تو ان ۵۴ فرانسیسیوں کو گولی مار دی جائے گی۔

واشنگٹن۔ ۱۵ر فروری۔ ایوان نمائندگان کی مالی کمیٹی نے اس تجویز کو منظور کر لیا ہے کہ نئے جہازوں کی تعمیر اور دیگر اسلحہ جنگ پر ۳۲ ارب ڈالر خرچ کئے جائیں۔ ایوان نمائندگان کے اجلاس میں ۳۲۱۷۰۹۰۱۹۰۰ ڈالر کا بجٹ پیش کیا جائے گا۔

کلکتہ۔ ۱۵ر فروری۔ مسٹر فضل الحق صاحب وزیر اعظم بنگال نے مسٹر جناح اور ارکان آل انڈیا مسلم لیگ کے خلاف عدالت میں دعویٰ دائر کیا ہے۔ کہ ان لوگوں نے مسلم لیگ سے میرے اخراج کا جو حکم دیا۔ اس کا انہیں کوئی حق نہ تھا اس لئے اسے منسوخ کیا جائے اور ایک لاکھ روپیہ ہرجانہ دلوایا جائے۔ عدالت نے دوسرے فریق کے نام نوٹس جاری کر دیا ہے۔

دہلی۔ ۱۵ر فروری۔ سرکاری حلقوں میں کہا جاتا ہے۔ کہ امپیریل کونسل میں ہندوستان کا نمائندہ سر تیج بہادر سپرو کو بنایا جائے گا۔ اور تقرر کے بعد انہیں لارڈ بنا دیا جائیگا۔

کلکتہ۔ ۱۵ر فروری۔ حکومت بنگال جلا وطنوں اور نظر بندوں پر سے پابندیاں ہٹانے اور شاہی قیدیوں کی رہائی کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ جن لوگوں کی رہائی ناممکن ہوگی۔ ان کے خاندانوں کے لئے مناسب الاؤنس مقرر کر دئے جائینگے۔

بٹاویہ۔ ۱۵ر فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جزائر سیلیبز میں پانچ جگہ جاپانی فوجیں اتر پڑی ہیں۔ ڈچ فوجیں ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہیں۔

لنڈن۔ ۱۵ر فروری۔ مسٹر چرچل نے رات کے ½۱ بجے بی۔ بی۔ سی سے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ سنگاپور فتح ہو چکا ہے۔ ملایا بھی ہاتھ سے جاتا رہا ہے۔ اور بحرالکاہل کے خطرے کو کم اہمیت نہیں دی جا سکتی۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی ہر حالت میں حفاظت کی جائیگی۔ ہمیں بہت سے ممالک اور بہت سے علاقوں کی حفاظت کے ساتھ رُوس کو بھی مدد دینی ضروری تھی۔ اور اس وجہ سے ہم جاپان کے مقابلہ کے لئے پوری طرح آمادہ نہ تھے۔ آج برطانی قوم کی آزمائش کا وقت ہے۔ لیکن اسے ہمت سے کام لینا چاہیئے۔ دنیا کی ¾ آبادی ہمارے ساتھ ہے۔ اس لئے ہمیں آخری فتح کے متعلق مطمئن رہنا چاہیئے۔ ہاں البتہ اگر ہمارے ملک میں کوئی اختلافات پیدا ہو گئے۔ تو یہ ایک چیز ہے۔ جو ہمارے فتح کے سوال کو مشکوک بنا سکتی ہے۔

سٹاک ہالم۔ ۱۵ر فروری۔ سویڈن کے نامہ نگاروں کی اطلاع ہے۔ کہ اب جرمنی کے پاس تیل اور پٹرول صرف اتنا رہ گیا ہے۔ جو چار ماہ تک کفایت کر سکیگا۔ رُوس کی جنگ میں ۱۴ لاکھ ٹن پٹرول ماہوار خرچ ہو تا رہا ہے۔

قاہرہ۔ ۱۵ر فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کل دشمن کے بری دستوں نے زبردست سرگرمی دکھائی۔ ان کے دستے متفرق تھے۔ اس لئے ان پر حملہ کرنے میں دقت کا سامنا کرنا پڑا۔ غزالہ کے مغرب میں ایک جگہ دشمن کے طیاروں نے ہماری چوکیوں پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ مگر ۳۲ میں سے ۲۰ کو گرا لیا گیا۔ برطانی طیاروں کی سرگرمیاں بدستور جاری ہیں اور انہوں نے سسلی میں کٹانیا پر اور اسی طرح کریٹ پر بم باری کی۔

لاہور۔ ۱۵ر فروری۔ پنجاب اسمبلی کی کانگرس پارٹی کا لیڈر لالہ بھیم سین سچر کو منتخب کیا گیا ہے۔

لاہور۔ ۱۵ر فروری۔ آج مسلم لیگ کے بعض ممبروں کا وفد مولانا ابوالکلام صاحب آزاد سے ملا۔ رات کے وقت سر سکندر حیات خان صاحب سے بھی ملے اور دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ بیوپاریوں کی ہڑتال کا موضوع بھی زیر بحث آیا۔

لاہور۔ ۱۵ر فروری۔ آج بھی بیوپاریوں نے ستیہ آگرہ کیا۔ اور ۱۱۲ گرفتاریاں ہوئیں۔ پولیس نے دفتر بیوپار منڈل پر بھی چھاپہ مارا۔ اور سات کارکنوں کو گرفتار کر لیا۔ اس کے علاوہ وہ مائیکروفون اور لاؤڈ سپیکر بھی اٹھا کر لے گئی۔ پنجاب کے دوسرے شہروں میں بھی ستیہ آگرہ ہوا۔

دہلی۔ ۱۵ر فروری۔ آج پنڈت نہرو نے پھر مارشل چیانگ کائی شیک سے ملاقات کی۔ یہ چوتھی ملاقات ہے۔ ملاقات کے بعد پنڈت جی نے ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ ہم موجودہ طریق سے چین کی مدد نہیں کر سکتے کیونکہ اس کے معنے برطانیہ کی امداد ہوگی۔ آپ نے کہا۔ ہم کسی حالت میں غیر ملکی حملہ آوروں کے سامنے نہ جھکیں گے۔ اور مزاحمت کریں گے۔ جب وقت آئے گا۔ تو کانگرس طریق کار کا فیصلہ کرے گی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

وصیاستیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں. تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو. تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۰۶۳ :- مَیں غلام صغراں بنت مرزا امام الدین صاحب اوورسیر زوجہ چودہری عبداللطیف صاحب اوورسیر قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن ٹھٹے کلاں ڈاکخانہ صدر چھاؤنی سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳ر جنوری ۱۹۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے. منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے. زیور طلائی وزنی اندازاً دس تولے ہے. جس کی قیمت اندازاً ۳۰۰ روپے ہے۔ زیور نقرئی اندازاً اتیس تولے ہے جس کی قیمت اندازاً ۱۳ روپے ہے. کل مبلغ ۳۱۳ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی اور جائیداد میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ حق مہر میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ الامۃ: غلام صغراں. گواہ شد :- عبداللطیف اوورسیر خاوند موصیہ سکھ بیاس سب ڈویژن ڈی مال لاہور۔ گواہ شد :- سردار غلام حیدر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گڑھی شاہو محلہ فیروز گنج ڈاکخانہ میو روڈ لاہور۔

نمبر ۶۰۶۱ :- میں مریم بی بی زوجہ چودہری بشیر احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ اراضی یعقوب شہر سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں. کہ مبلغ پانچ صد روپیہ جو میرا حق مہر ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس موجودہ جائیداد کے علاوہ کوئی جائیداد میری پیدا ہو جاوے تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی انجمن ہذا حقدار ہوگی الامۃ :. نشان انگوٹھا بسماۃ مریم بی بی زوجہ چودہری بشیر احمد صاحب قوم ارائیں ساکن محلہ اراضی یعقوب سیالکوٹ شہر. گواہ شد:- غلام حسن محلہ اراضی یعقوب

نمبر ۶۰۳۱ :- مَیں رحمت اللہ ولد جیون پیشہ لوہار عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۲ر مارچ ۱۹۳۳ء ساکن جوہل چک ۹۷ ع ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۱۲/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے. میرے پاس اس وقت مندرجہ ذیل اشیاء ہیں جنکی قیمت بازاری نرخ کے حساب لگائی گئی ہے۔ اونٹ ایک ۹۰ روپے. بھینس ایک ۸۰ روپے. گائے ایک ۲۰ روپے خراس ۱۶۰ روپے. کل قیمت ۳۵۰ روپے ہے۔ میرے ذمہ ۱۷۰ روپے قرض ہے. جو کہ میری مذکورہ بالا جائیداد سے وضع ہوتا ہے. باقی میری جائیداد مبلغ ۱۸۰ روپے ہے. میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں. علاوہ ازیں میں اپنی ششماہی آمد جو بطور سیپ حاصل ہوتی ہے. اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں. اگر میں کوئی رقم حصہ وصیت سے ادا کردوں. تو وہ منہا کی جائیگی. العبد:۔ رحمت اللہ. گواہ شد : غلام حیدر سکرٹری تبلیغ چک ۱۰۸ گواہ شد :- برکت علی سکرٹری مال

نمبر ۶۰۶۹ :- میں پیر ضیاء الدین ولد جناب پیر اکبر علی صاحب قوم بودلہ قریشی عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن فیروزپور شہر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں. میری اسوقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ اسوقت مجھے حضرت والد بزرگوار مدظلہ سے مبلغ پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے. میں اپنی ماہوار آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں آئندہ تازیست انشاءاللہ اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا. اسکے علاوہ میری وفات کے بعد میری جو جائیداد یا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی بھی میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان وصیت کرتا ہوں. بشرطیکہ جو رقم حصہ وصیت میں سے میں اپنی زندگی میں ادا کردوں وہ اس میں سے منہا سمجھی جائیگی۔ العبد :- پیر ضیاء الدین بی۔ اے گواہ شد :- ایم مبارک احمد خاں ایمن آبادی۔ گواہ شد :- صلاح الدین ایم۔ اے۔ سی فیروزپور شہر

نمبر ۶۰۲۹ :- میں محمد ابراہیم ولد محمد یوسف قرمتی قوم قرمتی بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۷ر رمضان ۱۳۶۱ھ ساکن حاجی مہر علی خاں ڈاکخانہ میرپور ساکرہ صوبہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸ر جنوری ۱۹۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ صرف مبلغ ۱۵ روپے تنخواہ پر احمد آباد (سندھ) میں بیلدار ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی. میں اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہونگا۔ العبد :- محمد ابراہیم ولد محمد یوسف بلوچ بیلدار احمد آباد (سندھ) گواہ شد :- جلال الدین ولد مولوی عبدالستار صاحب مرحوم حلقہ مسجد اقصیٰ۔ گواہ شد :- اللہ دتا ولد دین محمد سکنہ ننگل باغباناں متصل قادیان

نمبر ۶۰۶۶ :- میں سعید احمد ولد مولوی غلام محمد صاحب بدوملہی قوم راجپوت کھچی پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان (حال فیروزپور چھاؤنی) ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں. اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ صرف ماہوار آمدنی مبلغ ۶۱ روپے ہے جس پر میرا گذارہ ہے. میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں. کہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا کمی بیشی آمد کی اطلاع دفتر مقبرہ بہشتی قادیان کو کرتا رہونگا. اگر میرے مرنے پر کوئی میری جائیداد ثابت ہو جس کے دسویں حصہ کی وصیت میں نے نہ کی ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں. اور میرے ورثاء کو اس حصہ کے ادا کرنے میں کوئی انکار نہ ہوگا۔ لہذا چند حروف بطور سند لکھدیئے ہیں۔ العبد :- سعید احمد کلرک پنجاب رجمنٹ معرفت مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی۔ گواہ شد :- ظفر احمد دارالرحمت قادیان۔ گواہ شد :- غلام احمد مولوی فاضل بدوملہوی والد موصی

نمبر ۶۰۶۵ :- میں محمد الدین ولد مولوی امام الدین صاحب قوم کھرل پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ستمبر ۳۹ء ساکن ڈنگہ (حال قادیان) ضلع گجرات پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ر جنوری ۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائیداد غیر منقولہ میں سے صرف ایک مکان متصل بڑا باغ جو میں نے خود تیار کیا ہے. موجود ہے اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں۔ میرے والد صاحب زندہ موجود ہیں۔ اس واسطے جو جدی جائیداد ہے. وہ ابھی تک انکے نام ہے

میں مدرسہ احمدیہ میں بطور کارکن کام کرتا ہوں۔ میں اپنی جائیداد و تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں اگر اپنی زندگی میں کوئی جائیداد اپنی وصیت میں دیدوں۔ تو وہ میری وصیت سے مجرا سمجھی جائے۔ میرے مرنے کے وقت اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد :- محمد الدین کارکن مدرسہ احمدیہ قادیان گواہ شد :- محمد طفیل خاں ٹیچر مدرسہ احمدیہ گواہ شد :- عبدالرحمٰن مدرس مدرسہ احمدیہ

نمبر ۶۰۵۵ :- مَیں بشیر احمد ولد رحمت علی صاحب قوم گاڑہ پیشہ کاشتکاری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن بیجوپورہ ڈاکخانہ سہارنپور یو۔ پی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۱ .۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے (۱) نمبر کھیوٹ ۳/۴ ایک بیگہ ۹ بسوے پختہ موضع بیجوپوری

اعلان نکاح

مورخہ ۵/۲/۴۲ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بابو مسعود احمد صاحب آرسنل کلرک کوئٹہ ابن مولوی قدرت اللہ صاحب مینجر مبارک آباد (سندھ) کا نکاح ناصرہ بیگم صاحبہ بنت بابو عبدالغفور صاحب ریٹائرڈ پوسٹماسٹر مرحوم کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

نور محمد کارکن نظارت بیت المال قادیان